ABSAAR Monthly, Malegaon

ماہنامہ

ابصار

مالیگاؤں

حق وصداقت کا روشن اشاریہ

مدیر: حافظ جلال الدین قاسمی

اخبار ابصار کے مقاصد

☆لوگوں تک دین خالص کو پہونچانا☆سماج میں پھیلے غلط رسوم کی نشاندہی اور انکے تدارک کی طرف رہنمائی☆کتاب وسنت کی رہنمائی میں پیش آمدہ مسائل کا حل☆اہل علم کی نادر علمی وادبی کاوشوں کو لوگوں تک پہونچانا☆مختلف مسالک ومکاتب فکر کی درمیانی خلیج کو ختم کرنا☆سیرت رسولؐ کی روشنی میں انسانیت کے پیغام کو عام کرنا☆اسلام سے متعلق غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کا ازالہ☆ملک میں امن وامان کی ہر کوشش کی تائید کرنا

جلد نمبر:۱ شمارہ:3 صفحات:۸ ستمبر، 2016 ذی الحجہ،۱۴۳۷ھ قیمت-۵روپئے

MALEGAON Vol. No.1 Issue No.3 Pages: 8 September, 2016 Rs.5/-

مکھی (ذباب) اور قرآن

ازحافظ جلال الدین قاسمی

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَـيْــــًٔـا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ (73) مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ

(74) [سورہ حج]

ترجمہ:لوگو!ایک مثل بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگاکر سنو(وہ یہ کہ) جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ سب اس کے لیے جمع بھی ہو جاویں اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لی جاوے تو اس سے واپس بھی نہیں لے سکتے طالب اور مطلوب (دونوں ہی) کمزور ہیں۔انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا۔یقیناً اللہ بہت طاقت والا سب پر غالب ہے۔

اس آیت کریمہ کو توحید فی الدعاء کا نام دیا جاسکتا ہے۔آیتِ کریمہ میں دو چیلنج دیے گئے ہیں۔ پہلا چیلنج تو بہت ہی مشکل ہے کہ اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو وہ ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے،ظاہر ہے کہ تخلیق کے لئے زندہ خلیہ ضروری ہے۔اور اب تک بے جان سے جاندار پیدا کرنے کی سائنسدانوں کی ساری کوششیں رائگاں ہو چکی ہیں۔دوسرا چیلنج یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ جن کی تم عبادت کرتے ہو ان کا حال یہ ہے کہ مکھی اگر ان کے چڑھاوے پر سے کچھ لے کر بھاگے تو یہ چھینی ہوئی چیز اگرچہ انتہائی بے قیمت اور غیر اہم ہے اور وہ اس چیز کو اس سے چھین نہیں سکتے تو معبودانِ باطلہ مکھی سے بھی زیادہ ضعیف ہوئے۔اور ان کے مقابلے میں اللہ قوی عزیز ہے۔تو قوی کو چھوڑ کر ضعیف سے کوئی چیز طلب کرنا غایت درجہ کی نادانی ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مکھی کوئی چیز لے کر بھاگے تو وہ چیز اس سے چھیننا کیوں ممکن نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مکھی اللہ کی ایک ایسی حیرت انگیز مخلوق ہے جو قطب شمالی اور قطب جنوبی کے علاوہ ہر جگہ پائی جاتی ہے۔

دنیا میں مکھی کی ایک لاکھ قسمیں ہیں جن میں سے دس قسمیں گھروں میں پائی جاتی ہیں۔ مکھی کی لمبائی 7.5 ملی میٹر ہوتی ہے۔اس کے صرف دو پر ہوتے ہیں۔مادہ مکھی گندگیوں پر سو سے زائد انڈے دیتی ہے۔اس کا ایک چھوٹا سا دل ہوتا ہے جو ایک منٹ میں ایک ہزار بار دھڑکتا ہے۔ایک مکھی کی عمر اوسطاً 14 دن ہوتی ہے۔اس کے جسم میں معدہ نہیں ہوتا۔وہ جس وقت کھانے کی کوئی چیز لینا چاہتی ہے تو پہلے اس چیز پر اپنا ایک خاص قسم کا لعاب ڈال دیتی ہے۔اور وہ لعاب اس چیز میں بڑی تیزی سے گھل جاتا ہے اور مکھی اس چیز کو بڑی آسانی سے اپنی سونڈ سے چوس لیتی ہے۔یہ حیرت انگیز مخلوق نظامِ ہضم نہیں رکھتی،اس لئے

ہضم خارجی کا سہارا لیتی ہے۔یعنی عام طور پر جانوروں کے پیٹ میں جب غذا پہنچتی ہے تو معدہ اسے ہضم کرتا ہے۔مکھی میں یہ معاملہ برعکس ہے،وہ اپنے جسم کے باہر کی چیز کو مصنوم (ہضم کیا ہوا) بنا دیتی ہے۔پھر اسے اپنی سونڈ سے چوس کر اپنے جسم میں پہونچا دیتی ہے اور دورانِ خون کے ذریعے وہ چیز اس کے جسم کا جزو بن جاتی ہے۔پھر اس چیز کا لوٹانا کس طرح ممکن ہے؟؟ طالب تو اس وجہ سے کمزور ہے کہ دستِ سوال دراز کرنے والا ہمیشہ اپنے سے زیادہ طاقتور کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔اور مطلوب اس وجہ سے کمزور ہے کہ وہ مکھی جیسی کمزور مخلوق سے کوئی چیز چھین نہیں سکتا۔مزید غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ مطلوب،طالب سے زیادہ کمزور ہے۔

اگلے شمارے میں ملاحظہ کریں تحقیقی مضمون "مکڑی (عنکبوت) اور قرآن"

جیسی کرنی ویسی بھرنی

دوسری اور آخری قسط

از۔ حافظ جلال الدین قاسمی

(گذشتہ سے پیوستہ)

مذکورہ بالا تمام آیتیں صاف صاف بتا رہی ہیں کہ اعمال اور جزا میں بڑا گہرا تعلق ہے میں پوچھتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے جس نے ابلیس کو آسمان سے نکال کر زمین پر پھینکا۔ یہی نافرمانی ہے جس کی بدولت وہ ملعون ہوا وہ کیا چیز ہے جس نے نوح کی قوم کو پانی میں غرق کر دیا وہ کون سی چیز ہے جس نے ہوائے تیز و تند کو قوم عاد پر مسلط کر دیا یہاں تک کہ زمین پر پٹک پٹک کر مار ڈالے گئے وہ کون سی چیز ہے جس سے قوم ثمود پر چیخ آئی اور ان کے کلیجے پھٹ گئے وہ کون سے چیز ہے جس سے قوم لوط کی بستی الٹی گرائی گئی اور اوپر سے پتھر برسائے گئے وہ کون سی چیز ہے جس سے قوم شعیب پر بشکل سائبان ابر کے عذاب آیا اور اس سے آگ برسی وہ کون سی چیز ہے جس سے قوم فرعون بحر قلزم میں غرق کی گئی وہ کون سی چیز ہے جس سے قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور پیچھے سے سب گھر اور اسباب اس کے ہمراہ ہوا وہ کون سے چیز ہے

جس سے بنی اسرائیل طرح طرح کی مصیبتوں اور بلاؤں میں گرفتار ہوئے کبھی قتل ہوئے کبھی قید ہوئے کبھی ان کے گھر اجاڑے گئے اور جلا وطن کئے گئے وہ چیز جس کے آثار ظاہر کئے گئے اگر نافرمانی اور سرکشی نہیں تھی تو پھر کیا تھا قران میں ان قصوں کو جابجا ذکر فرمایا گیا اور نہایت مختصر الفاظ میں اسکی وجہ ارشاد ہوئی

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (العنکبوت: 40)

اللہ کو کیا پڑی تھی کہ ان پر ظلم کرے لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے

اس کے برخلاف نیک اعمال کرنے سے طرح طرح کی برکتیں ہوتی ہیں اللہ کا ارشاد ہے

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (الاعراف: 96)

اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بن جاتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سی برکتوں کے دروازے کھول دیتے

دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً (النحل: 97)

(ترجمہ) جو شخص کوئی اچھا کام کرے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسکو ایک اچھی زندگی دیں گے

سورہ نوح آیت نمبر 10 تا 12 میں فرمایا گیا،

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا (10) يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا (11) وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا (12)

میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہوں کو معافی مانگو بے شک وہ معاف کرنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا

سورہ کہف میں حضرت خضر کے قصے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے ایک گاؤں میں ایک گھر کی گرتی ہوئی ایک دیوار کو سیدھا کر دیا تھا اور موسیٰ کے اعتراض کرنے پر خضر نے انھیں سمجھایا تھا کہ یہ دیوار دو یتیم بچوں کی ہے اس دیوار کے نیچے خزانہ ہے اور ان دونوں یتیم بچوں کا باپ نیک تھا

اس قصہ سے معلوم ہوا کہ ان لڑکوں کے مال کی حفاظت کا حکم خضر کو اس سبب سے ہوا کہ ان دونوں کا باپ نیک تھا سبحان اللہ! نیکوکاری کے آثار نسل میں بھی چلتے ہیں آجکل لوگ اولاد کے لئے طرح طرح کے سامان روپئے جائداد وغیرہ چھوڑ جانے کی فکر کرتے ہیں سب سے زیادہ کام کا سامان یہ ہے کہ خود نیک کام کریں نیک بنیں جسکی برکت سے اولاد بلاؤں سے محفوظ رہے

★زلزلہ آنے کی وجہ★

ابن ابی الدنیا روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے

زلزلہ کا سبب پوچھا تو انھوں نے کہا کہ جب لوگ زنا امر مباح کی طرح کرنے لگیں اور شرابیں کثرت سے پینے لگیں اور گانے بجانے کی چیزوں میں مشغول ہو جائیں تو اللہ کو اسمان میں غیرت آتی ہے وہ زمین کو حکم کرتا ہے کہ ان کو ہلا ڈال

★ حضرت ابو درداءؓ کا واقعہ ★

امام احمد نے روایت فرمایا ہے کہ جب فارس فتح ہوا تو جبیر بن نصیر نے ابو درداءؓ کو دیکھا کہ وہ ایک جگہ اکیلے بیٹھے رو رہے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے عرض کیا کہ ابو درداءؓ ایسے مبارک دن میں رونا کیسا؟ جس میں اللہ نے اسلام کو فتح سے نوازا انھوں نے جواب دیا کہ اے جبیر افسوس ہے تم پر تم نہیں سمجھتے جب کوئی قوم اللہ کے قانون کو پامال کرتی ہے اور اس کے حکموں کی خلاف ورزی کرتی ہے تو اللہ کے نزدیک وہ کیسی ذلیل اور بے وقعت ہو جاتی ہے دیکھو کہاں یہ قوم برسر حکومت تھی خدا کے حکموں کو چھوڑ ناتھا کہ ذلیل و خوار ہو گئی جسکو تم اس وقت ملاحظہ کر رہے ہو

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

وإن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يصيبه.

کہ آدمی گناہ کی وجہ سے روزی سے محروم ہو جاتا ہے

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اب تک کی بحث سے یہ بات واضح طور سے سامنے آگئی ہے کہ انسان کے اوپر جو مصیبتیں اور آفتیں اتی ہیں اس کے برے عملوں کی وجہ سے آتی ہیں لیکن یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم بہت سے نیک اور اچھے لوگوں کو بھی مصیتوں اور تکلیفوں میں گرفتار دیکھتے ہیں

جواب یہ ہے کہ نیک اور اللہ کے پرہیزگار بندوں پر جو مصیبتیں آتی ہیں وہ امتحان اور آزمائش کے لئے ہوتی ہیں تاکہ معلوم ہو کہ خدا پرستی کی راہ اور اپنے اظہار ایمان میں وہ کتنے سنجیدہ اور کتنے پختہ اور کتنے سچے ہیں

خلاصہ یہ کہ ایمان اور آزمائش دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے

أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (العنکبوت:2)

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ (العنکبوت:3)

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم بس اتنا کہہ کر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور انھیں آزمایا نہیں جائیگا اور ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو جانچا اور پرکھا ہے تاکہ ہم معلوم کریں کہ کون اپنے دعوے میں سچا ہے اور کون جھوٹا ہے —

عیب جوئی۔ سماج کی ایک مہلک بیماری

حافظ جلال الدین قاسمی

اللہ نے فرمایا ولا تجسسوا (سورۃ الحجرات 18) ترجمہ: اور ٹوہ میں نہ رہو۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ الأَسْوَدِ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم- قَالَ إِنَّ الأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ (ابو دائود كِتَاب الْأَدَب) (صحيح لغيره)

امیر جب لوگوں میں شبہ کی باتیں تلاش کرے گا تو ان کو بگاڑ کر چھوڑے گا۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ برائیوں کو کرید کرید کر عام نہ کیا جائے۔ اس کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ وہ برائیاں پھیلنے لگتی ہیں جس سے سماج میں بگاڑ پیدا ہونے لگتا ہے۔ اس لئے نبی ﷺ نے فرمایا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ: يَا فُلَانُ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ " (بخاری - كِتَابُ الأَدَبِ)

میری کل امت کو معاف کر دیا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو گناہوں کا چرچا کرتے ہیں۔ جب حدیث میں گناہوں کو چھپانے کا حکم ہے تو انہیں اچھالنے کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے؟ اسی لئے قرآن نے ولا تجسسوا کہہ کر یہ حکم دیا ہے کہ آدمی دوسرے کی عیب جوئی کا چکر نہ چلائے۔ لوگوں کے عیوب کی تلاش وہی لوگ کرتے ہیں جو دل کے مریض ہوتے ہیں۔ اور ایمان کے حقیقی نور سے ان کے دل خالی ہوتے ہیں، جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ، وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ، لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ۔ (ابو داود كِتَاب الْأَدَب)

ترجمہ:

اے لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہو مگر ایمان دلوں میں اُترا نہیں ہے۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو، ان کی عیب جوئی نہ کرو، جو بھی اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں کے پیچھے پڑے گا اللہ اس کے عیب کے پیچھے پڑجائے گا۔ اور اللہ جس کے عیب کے پیچھے پڑجائے گا اس کو رسوا کر کے چھوڑے گا چاہے وہ اپنے گھر میں چھپا بیٹھا ہو۔ عیوب ہر انسان میں ہوتے ہیں، کسی کے اندر کم، کسی کے اندر زیادہ تو دوسرے کی آنکھوں میں شہتیر کے بجائے اپنی آنکھ کے تنکے دیکھے۔ تو چشم پوشی کا مزاج بنے گا۔

مندرجہ بالا آیت اور احادیث کی روشنی میں بلا اجازت کسی کا خط پڑھنا، کسی کی آواز ریکارڈ کرنا اور تصویر کھینچنا حرام ہے۔ اور جو لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ 'اگر کوئی غیبت کرے تو اس کی بھی غیبت جائز ہے' اس طرح کا استدلال کتاب وسنت کے ساتھ ایک بھونڈا مذاق ہے۔ اور عقلاً بھی یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ گندگی کو گندگی سے دور نہیں کیا جاتا۔

اقبال نذیر

برنگ قوسِ قزح سائبان اوڑھے ہوئے
زمیں پہ لوگ ملے آسمان اوڑھے ہوئے

عجب کشاکشِ افکار میں حیات کئی
رہے فریبِ یقیں میں گمان اوڑھے ہوئے

جہاں کے خانماں برباد لوگ ہیں جتنے
بھٹکتے پھرتے رہیں گے مکان اوڑھے ہوئے

نئے جہان کی خواہش، نئے افق کی طلب
لئے چلے تھے کبھی ہم اڑان اوڑھے ہوئے

صدا، صریرِ قلم کی سنائی دینے لگی
پہنچ گئے تھے وہاں تک جہان اوڑھے ہوئے

عذاب دربدری کے شکار مدت سے
کھڑے ہیں راہ گذر میں تکان اوڑھے ہوئے

ہر ایک شخص ہے اقبال اس خرابے میں
کئی فسانے، کئی داستان اوڑھے ہوئے

محکمہ ڈاک، مالیگاؤں (مہاراشٹر) کی جانب سے اہم اطلاع

شہریان مالیگاؤں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مالیگاؤں کے تمام ڈاک گھروں میں بجلی بل بھرنے کی سہولت ہے۔ اسلئے عوام سے گذارش ہے کہ اپنے بجلی بل نزدیکی ڈاک گھر میں ادا کریں۔ ایسی اطلاع جناب ایل۔ وی سوریہ ونشی (سپرانٹنڈنٹ پوسٹ آفس، مالیگاؤں) نے دی ہے۔

اخوتِ اسلامی

از۔ حافظ جلال الدین قاسمی

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (سورۃ الحجرات 10)

تمام ایمان والے بھائی بھائی ہیں تو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو اور تقوی اختیار کرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

آیتِ کریمہ میں کئی باتیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایک بھائی کا ایک بھائی سے جو تعلق ہوتا ہے وہی تعلق ایک ایمان والے کا دوسرے ایمان والے کے ساتھ ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تشبیہ میں کوئی واسطہ اختیار نہیں کیا گیا یعنی یہ نہیں کہا گیا کہ ایمان والے بھائیوں کی طرح ہیں۔ براہِ راست یہ کہا گیا کہ وہ بھائی بھائی ہیں۔ تیسری بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ بات کہنے سے پہلے انما کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور عربی گرامر کا قاعدہ یہ ہے کہ جب لفظ انما کے ساتھ کسی چیز کی خبر دی جارہی ہو تو وہ خبر بالکل نئی نہیں ہوتی، لوگ اس کے بارے میں پہلے سے واقف ہوتے ہیں۔ گویا اس میں اشارہ یہ ہے کہ تم اُخوتِ ایمانی سے واقف ہو تو تمہیں اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ آیتِ کریمہ کے دوسرے ٹکڑے میں یہ بتایا گیا کہ دو مسلمانوں میں اگر جھگڑا ہو جائے تو صلح صفائی کرادینی چاہیے۔ اور تیسرے ٹکڑے میں یہ کہا گیا کہ تقوی اختیار کرو، یعنی صلح کے بجائے آگ میں تیل ڈالنے کا کام نہ کرو۔ یہ حرکت تقوی کے خلاف ہے۔ جسکی وجہ سے آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق نہیں بنتا۔

استحسان - فقہ القرآن

از۔ حافظ جلال الدین قاسمی

الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ (سورۃ الزمر 18)

وہ لوگ جو سنتے ہیں بات کو پھر وہ پیروی کرتے ہیں اسکے احسن (اس میں سے اچھی بات) کی، یہی (لوگ ہیں) جنہیں ہدایت دی اللہ نے اور یہی لوگ ہی عقل والے ہیں۔

استحسان کی تعریف: الاستحسانُ العدول عن قیاسٍ الی قیاسٍ اقوی (قیاس سے زیادہ قوی قیاس کی طرف پلٹنا)

مثلاً جوتا بنانے والے کو قیمت طئے کر کے جوتا بنانے کا آرڈر دے دیا اور اس کی ناپ بھی دے دی۔ قیاسِ ظاہر کے مطابق یہ معاملہ درست نہیں ہونا چاہیے کیونکہ جوتا بعد میں تیار ہوگا، معاملے کے وقت وہ موجود نہیں ہے، مگر لوگوں کے عمل درآمد کی بناء پر گویا اجماع ہو گیا کہ معاملہ جائز ہے، اس لئے قیاس کو چھوڑ کر استحسان پر عمل ہوگا۔

داعش ایک غیر اسلامی اور انسانیت کی دشمن تنظیم ہے

زیادہ تر نو عمر خونخوار نوجوانوں پر مشتمل یہ گروہ داعش کے نام سے جانا جاتا ہے۔انہوں نے خلافت کا نعرہ لگایا اور ابو بکر البغدادی نام کے ایک شخص کو انہوں نے اپنا خلیفہ قرار دے لیا۔ جو مسلمان اس کی بیعت سے انکار کرے اس کا قتل شروع کر دیا۔ یہ اپنے مخالفین کو دائرہ اسلام سے خارج جانتے ہیں اور اپنے علاوہ باقی تمام مسلمانوں کو کافر و مرتد قرار دیتے ہیں۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ کون سی خلافت ہے جو لڑکیوں کو ان کے گھروں سے بھاگنے کی ترغیب دیتی ہے۔اور اسلام کے کونسے اصول کے تحت ولی کی اجازت کے بغیر لڑکیوں سے نکاح کر لیا جاتا ہے۔ قرآن تو یہ کہتا ہے:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (البقرہ 256)

ترجمہ: "کوئی (زور و) زبردستی نہیں دین (کے معاملے) میں، یقیناً رشد (وہدایت کی روشنی) پوری طرح واضح (ہو کر الگ) ہو چکی ہے گمراہی سے، سو جو کوئی انکار کرے گا طاغوت کا، اور ایمان لائے گا اللہ پر، تو اس نے تھام لیا ایک ایسا مضبوط سہارا جس نے کبھی ٹوٹنا نہیں، اور اللہ (جس کا سہارا ایسے شخص نے تھام لیا ہے) بڑا ہی سننے والا ہے، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

اسلام میں جبراً یا لالچ دے کر کسی کو مسلمان بنانے سے منع کیا گیا ہے۔اور داعش اپنی چنگیزی خلافت منوانے کے لئے ہر قسم کے جبر اور زبردستی کو جائز قرار دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ داعش اس زمانے کا بہت بڑا فتنہ ہے۔اسلام میں انسانی جان کا اتنا احترام ہے کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔

مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ

(المائدہ 32)

ترجمہ: "اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچائے اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا اور ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر آئے لیکن پھر اس کے بعد بھی ان میں اکثر لوگ زمین میں ظلم و زیادتی اور زبردستی کرنے والے ہی رہے۔" جبکہ اس خونخوار تنظیم کا حال یہ ہے کہ وہ انسانوں کو صرف اس وجہ سے ذبح کر ڈالتے ہیں کہ وہ ان کی چنگیزی خلافت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔اس فتنے میں جوشیلے، جلد باز اور ناسمجھ نوجوان بڑی تیزی سے مبتلا ہو جاتے ہیں۔ان کی شر انگیزیوں اور شرارتوں سے ہمارا دیش ہندوستان تو پریشان ہے ہی کوئی پاکستانی بھی محفوظ نہیں ہے۔عالمِ اسلام کے تمام ذہین علماء نے انہیں گمراہ قرار دیا اور مسلم نوجوانوں کو ان کے دامِ فریب سے بچے رہنے کی تلقین کی ہے اور کر رہے ہیں۔اور قرآن میں کہا گیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا (النساء 29)

ترجمہ: "اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو، مت کھاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق (اور ناجائز) طریقوں سے، مگر یہ کہ کوئی لین دین ہو کوئی باہمی رضامندی سے، اور مت قتل کرو تم لوگ اپنے آپ کو، بیشک اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔"

جب انسانی جان کا مالک خود انسان نہیں بلکہ اللہ ہے تو اسلام کے کونسے اصول کے تحت یہ گمراہ لوگ اپنے جسموں پر بم باندھ کر خود کو اڑا لیتے ہیں۔اور ان خود کش دھماکوں میں بے گناہ لوگ ہدف بنتے ہیں اور عجیب بات تو یہ ہے کہ اس کبیرہ گناہ کو ثوابِ عظیم سمجھ کر انجام دیا جاتا ہے۔اسلام میں اس قسم کے دھماکوں کی قطعی اجازت نہیں اور اس کے حرام ہونے پر بے شمار دلائل موجود ہیں۔

THINKING CAP

☆ کوئی اپنی خباثت سے باز نہ آئے تو آپ اپنی شرافت سے باز نہ آیئے۔

☆ سات چیزیں انسان کو اندھا کر دیتی ہیں:
مفاد پرستی، لالچ، حسد، بھوک، غصہ، انانیت اور سستی

☆ آپ پر کوئی سنگ باری کر رہا ہے تو جان لیجئے آپ بلندی پر ہیں۔ کوشش کریں کہ آپ اور بلند ہو کر پتھروں کی پہونچ سے باہر ہو جائیں۔

جن پتھروں کو ہم نے سکھایا تھا بولنا
جب بولنے لگے تو ہمیں پر برس پڑے

منتخب اشعار

آنکھ کھولی، بند کر لی، ہو گیا پورا سفر ۔۔۔ زندگی اور موت میں کچھ فاصلہ ہوتا نہیں (ساجد مجید بھڑگانوی)

متاع جان و دل دے کر رضائے حق خریدی ہے ۔۔۔ یہ جھگڑا کب کا فیصل ہو چکا بیع و شراء ہو کر

تجھ سے مل کر پھر بچھڑنے سے ہوں میں وحشت زدہ ۔۔۔ اپنے دامن میں لئے ہے وصل کا پیغام غم
نہ دیکھو اس کے ظاہر کو منافق کیش ہے دنیا ۔۔۔ کہ قرآں لب پہ جاری اور بت ہیں آستینوں میں
اگر ہے خواہش عزت نہ پھیلا اپنے دامن کو ۔۔۔ نہ گایا جائے گا ساز حیا پر نغمۂ حاجت
لالچی محترم نہیں ہوتا ۔۔۔ شرم آتی نہیں بھکاری کو (ترجمہ اشعار بیدل)

علامہ، مولانا، مولوی، حضرت اور حضور

قاضی اطہر مبارکپوریؒ

علامہ: علامہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یہ لقب مختلف علوم وفنون میں مہارت رکھنے والے علماء کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ عرب میں قدیم زمانہ سے انساب، عربیت، شاعری اور ایام و حروب کے جاننے والوں کو علامہ کہا جاتا تھا۔ عہد رسالت میں بھی ان علوم کے جامع شخص کو علامہ کہتے تھے۔

چنانچہ علامہ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع بیان العلم وفضلہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى جَمْعًا مِنَ النَّاسِ عَلَى رَجُلٍ ۔فَقَالَ: مَاهَذَا؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ عَلَّامَةٌ۔

قَالَ: وَمَا الْعَلَّامَةُ؟ قَالُوا: أَعْلَمُ النَّاسِ بِأَنْسَابِ الْعَرَبِ وَأَعْلَمُ النَّاسِ بِعَرَبِيَّةٍ، وَأَعْلَمُ النَّاسِ بِشِعْرٍ، وَأَعْلَمُ النَّاسِ بِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ الْعَرَبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا عِلْمٌ لَا يَنْفَعُ وَجَهْلٌ لَا يَضُرُّ۔

ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبویؐ میں تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگوں کی ایک جماعت ایک آدمی کے گرد جمع ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ایک علامہ شخص ہے۔ آپ نے فرمایا کہ علامہ کیا ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا، "علامہ وہ شخص ہے جو انساب عرب، عربیت، شعروشاعری اور عربوں کے حالات کا سب سے بڑا عالم ہے۔" آپ نے فرمایا، "یہ ایک ایسا علم ہے کہ نہ اس کا جاننا مفید ہے اور نہ جاننا مضر ہے۔" (کتاب الانساب ص۔566)

اس ارشاد نبوی کے بعد ضرر اور غیر مفید علوم کے جاننے والوں کے لئے علامہ کا لقب صحابہ کرام کے نزدیک کچھ زیادہ دقیع نہیں رہ گیا۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ عہد رسالت اور صحابہ وتابعین کے زمانہ میں علمائے دین کے لئے یہ لقب نہیں استعمال ہوتا تھا۔ اور تاریخ ورجال کی کتابوں میں بھی صدر اسلام کے علماء کے لئے یہ لقب نہیں ملتا ہے۔ مگر بعد میں اس کا عام رواج ہو گیا۔

مولانا: یہ لقب دو لفظوں سے مرکب ہے۔ "مولا" اور متکلم کی ضمیر "نا" مولا کے معنی یہاں پر آقا، سردار اور محترم کے ہیں۔ یہ لقب اس ترکیبی شکل میں عہد رسالت میں نظر نہیں آتا۔ عہد صحابہ وتابعین میں علمائے دین اور امراء کے لئے یہ رائج ہوا۔ چنانچہ علامہ ابن سعد نے حسن بصری متوفی 110ھ کے حال میں لکھا ہے۔

عن انس بن مالک سئل عن مسئلۃ فقال علیکم مولانا الحسن۔ فقالوا یا اباحمزہ نسئلک و تقول نسئلوا مولانا الحسن فقال انا سمعنا و سمع فحفظ و نسینا۔

(طبقات ابن سعد جلد 7 قسم اول۔ ص128)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ نے سائلوں سے فرمایا کہ تم لوگ مولانا حسن کے پاس جاؤ۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اے ابو حمزہ! ہم آپ سے مسئلہ پوچھتے ہیں اور آپ فرماتے ہیں کہ مولانا حسن سے پوچھو، اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم نے اور حسن نے علم پڑھا اور سنا، مگر انہوں نے یاد رکھا اور ہم بھول گئے۔

اس روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حسن بصریؒ کے لئے مولانا کا لقب استعمال فرمایا ہے اور سائلوں نے بھی اسے دہرایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے دور میں اس کا استعمال شروع ہو چکا تھا۔ البتہ عام رواج نہیں ہوا تھا۔

اسی طرح ابن ندیم نے ایک شیعی فقیہ حسن بن محبوب سراد (زراد) کے تذکرے میں لکھا ہے۔

من اصحاب مولانا الرضا و محمد ابنہ۔ (کتاب الفہرست ص 309)

"یہ فقیہ مولانا رضا اور ان کے صاحبزادے محمد کے شاگردوں میں سے ہے۔"

جناب رضا کو مولانا کے لقب سے یاد کرنا ان کے دور میں اس کے رواج کی شہادت ہے۔

البتہ اس زمانہ میں یہ لقب صرف علمائے دین کے لئے خاص نہ تھا۔ بلکہ خلفاء، سلاطین امراء، وزراء اور دوسرے اکابر کے لئے بطور تعظیم کے استعمال ہوتا تھا۔

چنانچہ امیر مصر کافور اخشیدی متوفی 356ھ کے تذکرے میں علامہ ابن خلکان نے ابوالفضل بن سحباس کا یہ دعائیہ جملہ نقل کیا ہے،

ادام اللہ ایام مولانا ۔ مولانا کے اقبال کو اللہ تعالی ہمیشہ قائم رکھے۔ (تاریخ ابن خلکان)

اسی طرح ابو احمد عسکری متوفی 382ھ نے ایک موقع پر صاحب بن عباد کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا تفاولت عن السقوط بحضرۃ مولانا۔ یعنی میں نے یہ لفظ دوسری طرح مولانا کے سامنے بدفالی کے خیال سے استعمال کیا ہے۔

مگر بعد میں اس کا عام استعمال علمائے دین کے لئے رہ گیا اور امراء وسلاطین کے لئے بہت کم استعمال ہوا۔

مولوی: علمائے دین اور ارباب عزت وشرف کے لئے مولوی کا لقب غالباً چھٹی صدی کی پیداوار ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خالص عجمی اور ترکی ذہن کی پیداوار ہے۔ صاحب غیاث اللغات نے لفظ مولوی کی تحقیق میں لکھا ہے۔

" مولوی بفتح میم وفتح لام منسوب بموالا بمعنی خداونداست، بعد الحاق یائے نسبت الخ کہ رابع بود بواو بدل شد، زیراکہ الف مقصورہ در آخر کلمہء سہ حرفی بوقت نسبت بواؤ بدل می شود" یعنی مولوی مولا کی طرف منسوب ہے اور نسبت کے وقت آخر کا الف واؤ سے بدل گیا ہے گویا جس طرح مولانا میں مضاف مضاف الیہ کی ترکیب ہے اسی طرح مولوی میں بھی ہے اور مولانا کے آخر میں جمع متکلم کی ضمیر ہے اور مولوی میں واحد متکلم کی، جو

صحیح نہیں ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر مولوی مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنا ہوتا تو پھر اس کے شروع میں الف اور لام داخل نہیں ہو سکتے تھے۔ حالانکہ عام طور سے "المولوی" لکھا جاتا ہے۔ چلپی نے کشف الظنون میں جگہ جگہ مصنفین کے نام کے ساتھ المولوی لکھا ہے۔ چنانچہ جلال الدین رومی المولوی اور شیخ اسمٰعیل انقروی المولوی الف اور لام کے ساتھ درج ہے۔ (کشف الظنون جلد 1 ص 209)

اس قسم کی اور بہت سی مثالیں کشف الظنون اور دوسری کتابوں میں موجود ہیں۔

ابتداء میں مولانا کی طرح مولوی کا لقب امراء و سلاطین کے لئے بھی بولا جاتا تھا، چنانچہ جب سلطان مصر محمد بن قلاوئوں نے ابو الفداء کو حماۃ (شام) کی سلطنت دی تو ان کو جن القاب سے نوازا ان میں مولوی کا بھی لقب شامل تھا۔ ملاحظہ ہو،

المقام الشریف العالی المولوی السلطانی العمادی الملکی المویدی۔

(تاریخ صلاح صفدی)

اس میں ابولفداء صاحب حماۃ کے سلطانی القاب میں المولوی ہے۔ اور الف لام کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

لفظ مولوی کی عظمت و اہمیت کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ سلطان مصر محمد بن قلاوئون نے اپنے تمام امراء کو حکم دیا تھا کہ وہ الملک المؤید ابولفداء کے القاب میں لفظ مولوی بھی استعمال کیا کریں۔ مگر خود محمد بن قلاوئوں جب کبھی ابولفداء کو خط لکھتا تو "مولوی" کا لفظ نہیں لکھتا تھا اسلئے کہ اس نے ابولفداء کو حماۃ کی حکومت دی تھی۔ اس لقب کی عظمت اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ مولانا جلال الدین رومی جیسے زبردست عالم کو مولوی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

مثنوی مولوی معنوی.................ہست قرآں در زبانِ پہلوی

مولانا روم خود فرماتے ہیں،

مولوی ہر گز نہ شد مولائے روم..........تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

ہماری زبان کے ایک شاعر نے کہا ہے،

علم مولی ہو جسے، ہے مولوی...........جیسے حضرت مولوی معنوی

آٹھویں صدی کے بعد سے مولوی کا لقب خاص طور سے علماء اور مدرسین کے لئے استعمال ہونے لگا اور اس کا رواج زیادہ تر علمائے روم میں ہوا حتی کے بعض علماء "مولوی زادہ" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت اور حضور: حضرت اپنے لغوی معنی میں ہر دور میں بولا جاتا تھا اور آج بھی عربی میں اس کا استعمال اسی طرح ہوتا ہے اور اس کے معنی موجودگی، سامنے اور خدمت کے لیے لئے جاتے ہیں، مگر ناموں کے شروع میں تعظیم و تکریم کے طور پر تیسری صدی کے بعد استعمال ہونے لگا۔ اس کی ابتداء غالباً امراء، وزراء اور خلفاء و سلاطین سے ہوئی جیسا کہ مولانا کے بیان میں گزر چکا ہے کہ ابو احمد عسکری متوفی 382ھ نے ایک موقع پر صاحب بن عباد سے مشہور جملہ سقطت علی الخبیر کے بجائے الخبیر صادقت کہا، صاحب بن عباد نے اس پر اعتراض کیا تو ابو احمد نے جواب میں کہا،

" تفاء لت عن السقوط بحضرة مولانا "

حضور کا بطور تعظیم استعمال بعد کی بات ہے۔.......................(ختم شد)

بچوں کا صفحہ قسط 2

از۔ ابو عبیدہ جلال الدین قاسمی
(انگلش لیکچرار آر ایم پٹیل کالج، دھولیہ)

PRESENT TENSE

Simple	He eats a mango.۔وہ آم کھاتا ہے
Continuous	He is eating a mango.۔وہ آم کھا رہا ہے
Perfect	He has eaten a mango.۔وہ آم کھا چکا ہے
Perfect Continuous	He has been eating a mango.۔وہ آم کھاتا رہا ہے

PAST TENSE

Simple	He ate a mango.۔وہ آم کھاتا تھا
Continuous	He was eating a mango.۔وہ آم کھا رہا تھا
Perfect	He had eaten a mango.۔وہ آم کھا چکا تھا
Perfect Continuous	He had been eating a mango.۔وہ آم کھاتا رہا تھا

FUTURE TENSE

Simple	He will eat a mango.۔وہ آم کھائے گا
Continuous	He will be eating a mango.۔وہ آم کھا رہا ہو گا
Perfect	He will have eaten a mango.۔وہ آم کھا چکا ہو گا
Perfect Continuous	He will have been eating a mango. وہ آم کھاتا رہا ہو گا۔

اعلانات اور مراسلے

اظہارِ تشکُّر

اللہ کا بے پناہ شُکر ہے اور آپ محترم قارئین کی نظر عنایت ہے کہ اخبار "ابصار" کی ساڑھے چار سو کاپیاں مالیگاؤں سے باہر بذریعہ ڈاک روانہ کی جاتی رہی ہیں۔ ابصار کے مضامین کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ اس کے لئے ہمیں آپ کے تعاون اور مفید مشوروں کی ضرورت ہے۔

اہم اعلان

الحمدللہ شہر کرنول، آندھرا پردیش کی مرکزی مسجد میں حافظ جلال الدین قاسمی نے اس سال جون،2016 کے رمضان المبارک میں قرآنِ حکیم کی تفسیر کا جو خلاصہ پیش کیا ہے وہ بے حد علمی ہے اور جلد منظر عام پر آنے والا ہے۔ آڈیو اور ویڈیو کی شکل میں موجود تفسیر کا یہ خلاصہ تقریباً پینتیس 35 گھنٹے پر محیط ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

خوشخبری

ابو عبیدہ جلال الدین قاسمی (لیکچرر آر ایم پٹیل کالج، دھولیہ) کے ذریعے مہاراشٹر نصاب کی گیارھویں جماعت کی انگریزی کی کتاب "یووک بھارتی" کا بہترین اردو ترجمہ چھپ کر اساتذہ اور طلبہ کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے الحمدللہ۔ اب انگریزی گرامر کو معاونِ حافظہ اور اشعار کی شکل میں یاد رکھنے کی نایاب تراکیب سے معمور انگریزی گرامر کی کتاب "Getting Along In English" اور بارھویں جماعت کی انگریزی کتاب "یووک بھارتی" کا اُردو ترجمہ بھی ان شاءاللہ جلد منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ جن حضرات کو یووک بھارتی کا اردو ترجمہ مطلوب ہو وہ اخبار ابصار کے پتے پر ہم سے رابطہ کریں۔ یا دیے گئے نمبرات پر کال یا وھاٹسایپ کریں۔

8657323649/9145146672

میں نے عربی سیکھی

میں نے ایم بی اے کیا ہے۔ مجھے عربی زبان پڑھنے کی شدید خواہش تھی۔ تلاشِ بسیار کے بعد میں شیخ جلال الدین قاسمی کے پاس پہونچا۔ انھوں نے میرے جذبے کو سراہا اور کہا، " اگر مالیگاؤں میں میں موجود رہوں تو آکر پڑھ لیا کرو" انہوں نے دو لانگ بکس منگوائیں اور نحو وصرف لکھاتے اور یاد کراتے گئے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ پڑھاتے وقت میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ کی قلیل مدت میں میں نے عربی نحو وصرف کے سارے بنیادی قواعد ازبر کر لئے۔ اُسکے بعد میں نے خود ہی " منهاج العربيه "کی تین جلدوں کا پندرہ دن میں مطالعہ کر لیا۔ اور پھر "دروس اللغة العربيه لغير الناطقين بها " کی تینوں جلدوں کو خود ہی ایک مہینے میں ختم کر ڈالا۔ جہاں کہیں کوئی جملہ سمجھ میں نہیں آیا اسے شیخ سے سمجھ لیا۔ میں شیخ کا بے حد ممنون ہوں اور ان کے عربی پڑھانے کے انداز سے بے حد مُتاثر بھی۔ میری دونوں لانگ بکس دیکھ کر کوئی عالم حیرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور وہ یہی کہے گا کہ تین سال کے کورس کو ڈیڑھ مہینے میں پڑھا دیا گیا ہے۔ اللہ شیخ کو اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ آمین

(نثار احمد، ایم بی اے۔ لندن)

اطلاع

اگر آپ کو ماہنامہ ابصار اخبار بذریعہ ڈاک ہر ماہ حاصل کرنا ہو تو ہمارے وھاٹسایپ نمبر 8657323649 پر اپنا مکمل نام و پتہ انگریزی میں ارسال فرمائیں اور سالانہ زرِ تعاون ہمارے بینک اکاؤنٹ نمبر پر ڈپازٹ کروا کر ہمیں اطلاع دیں۔ ان شاءاللہ اخبار ابصار بلاناغہ آپ کو ارسال کیا جائیگا۔ (ادارہ)

خوشخبری

الحمدللہ! ہندوستان کے مشہور و معروف کتاب گھر مکتبہ الفہیم (بکڈپو) سے حافظ جلال الدین قاسمی کی کئی تحقیقی کتابیں شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن حضرات کو یہ کتابیں مطلوب ہوں وہ اس نمبر پر رابطہ کریں۔ 09336010224

The ABSAAR Monthly Printed,Published and owned by Jalaluddin Mutiullah Quasmi,Printed at ALHUDA OFFSET PRESS at Nishat Road,Islampura,Malegaon(NASHIK) 423203 & Published at S. NO. 65/3,Plot No.2 ,Nishat Nagar,Ayesha Nagar Road,Malegaon(NASHIK) 423203 Editor : Jalaluddin Mutiullah Quasmi
EMAIL : absaar.urdu@gmail.com Whatsapp No : +918657323649 (Only for Indian subscribers)